(This question paper contains 2 printed pages)

Roll No.

Sl. No of Question Paper: 461

Unique Paper Code: 214568

D

Name of the Paper: Urdu-A

Name of the Course: B. A. (Prog.) Urdu-A

Semester: V

Duration :3 hours

Maximum Marks :75

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔ ۱۰

(الف)

"مرزا کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر ایک شخص سے جو ان سے ملنے جاتا تھا، نہایت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے مل آتا تھا اس کو ہمیشہ ان سے ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے اور ان کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست ہر ملّت اور ہر مذہب کے نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت و غم خواری و یگانگت ٹپکی پڑ رہی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے ذمے فرض عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔"

(ب)

"سرسید کی انشا پردازی کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ہر قسم کے مختلف مضامین پر کچھ نہ کچھ بلکہ بہت کچھ لکھا ہے اور جس مضمون کو لکھا اس درجے پر پہنچا دیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ناممکن ہے۔ فارسی اردو میں بڑے بڑے شعرا اور نثار گزرے ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو تمام قسم کے مضامین کا حق ادا کر سکتا۔ فردوسی بزم میں رہ جاتا ہے سعدی رزم کے مردِ میدان ہیں نظامی رزم و بزم دونوں کے اُستاد ہیں، لیکن اخلاق کے کوچے سے آشنا نہیں۔ ظہوری صرف مدحیہ نثر لکھ سکتا ہے۔ برخلاف اس کے سرسید نے اخلاق، معاشرت، پالٹکس، مناظرِ قدرت وغیرہ وغیرہ سب پر لکھا ہے، لاجواب لکھا ہے۔"

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

عشق کی یہ نمود پیہم کیا — ہو تمھیں تم اگر تو پھر ہم کیا
جز ترے کچھ نظر نہیں آتا — آرزو ہو گئی مجسّم کیا
تیرا ملنا ترا نہیں ملنا — اور جنّت ہے کیا جہنم کیا
میں وہاں ہوں جہاں نہیں وہ بھی — عالم ماورائے عالم کیا
ہمہ تن عشقِ برملا بن جا — درد کی اک صدائے پیہم کیا

(ب)

آج پھر قافلۂ عشق رواں ہے کہ جو تھا — وہی میل اور وہی سنگِ گراں ہے کہ جو تھا
منزلیں گرد کے مانند اُڑی جاتی ہیں — وہی اندازِ جہانِ گذراں ہے کہ جو تھا

P.T.O

ظلمت ونور میں کچھ بھی نہ محبت کو ملا   آج تک ایک دھندلکے کا سماں ہے کہ جو تھا
قرب ہی کم ہے نہ دوری ہی زیادہ لیکن   آج وہ ربط کا احساس کہاں ہے کہ جو تھا
پھر تری چشمِ سخن سنج نے چھیڑی کوئی بات   وہی جادو ہے وہی حسنِ بیاں ہے کہ جو تھا

۳۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ ۱۰

(الف)

آفاق کے ہر گوشے سے اٹھتی ہیں شعاعیں   بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اک شور ہے مغرب میں اُجالا نہیں ممکن   افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذّت نظارہ سے محروم   لیکن صفت عالم لاہوت ہے خاموش
پھر ہم کو اسی سینۂ روشن میں چھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب نہ کر ہم کو فراموش

(ب)

کیا ہند کا زنداں کانپ رہا ہے گونج رہی ہیں تکبیریں   اُکتائے ہیں شاید کچھ قیدی اور توڑ رہے ہیں زنجیریں
دیواروں کے نیچے آ آ کر یوں جمع ہوئے ہیں زندانی   سینوں میں تلاطم بجلی کا آنکھوں میں جھلکتی شمشیریں
بھوکوں کی نظر میں بجلی ہے توپوں کے دہانے ٹھنڈے ہیں   تقدیر کے لب کو جنبش ہے دم توڑ رہی ہیں تدبیریں
آنکھوں میں گدا کے سرخی ہے بے نور ہے چہرہ سلطاں کا   تخریب نے پرچم کھولا ہے سجدے میں پڑی ہیں تعمیریں

۴۔ سرسید کے مضمون ''دنیا بہ امید قائم ہے'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ ۱۰

یا

شبلی نعمانی کی نثر نگاری کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۵۔ حسرت موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات لکھیے۔ ۱۰

یا

''فراق گورکھپوری کی غزل'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھیے۔

۶۔ اقبال کی شاعری کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔ ۱۰

یا

جوش ملیح آبادی کی شاعری پر اظہار خیال کیجیے۔

۷۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مع امثال کیجیے۔ ۱۵

قصیدہ، غزل، قطعہ، نثر مقفّٰی، نثر عاری، آزاد نظم